السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا عقیقہ کے جانور میں قربانی کی شرائط ہیں۔؟

حضرت العلام حافظ صاحب! السلام و علیکم ورحمة اللہ وبرکاۃ

آپ تحریر فرمادیں کہ عقیقہ کا جانور کس عمر کا ہو۔ کسی حدیث سے معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ صاحب سبل السلام نے کہا ہے کہ شرائط اس کے صحیح حدیث ثابت نہیں۔ بالقیاس ہیں۔ (از محمد یوسف خریدار تنظیم اہل حدیث

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(مولانا حکیم محمد یوسف صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاۃ! (مجمع البحارج 3 ص 216

ترجمہ۔ دونوں بکریاں سن میں برابر ہوں۔ جس سے مقصد یہ ہے کہ عقیقہ کا جانور مسنہ ہونا چاہیے۔ اور اقل درجہ یہ ہے کہ دنبہ جزع جیسے قربانی جزع کفایت کرتا ہے۔ دنبہ

چھ 1 سات ماہ کا بھی کافی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ آپس میں برابر ہوں۔ دونوں میں عمر کے لحاظ سے بڑا فرق نہ ہو یا یہ معنی ہے کہ زکواۃ

(۔ جزع کا راجح معنی ایک سال کا ہے۔ جیسا کہ جمہور علماء محدثین اور اصل لغت اور علامہ سندھی حنفی نے حاشیہ ابن ماجہ میں ایک سال کو ترجیح دی ہے۔ اور چھ سال کو مرجوع قرار دیا ہے۔ (سعیدی 1

اور قربانی کے جانور کے برابر ہوں۔ اور فا کی فتح کے ساتھ یہ معنی ہوسکتے کیے بعد دیگرے جلدی ذبح کی جائیں۔ ایک کے ذبح کے بعد دوسری کے ذبح کرنے میں تاخیر نہ کی جائے۔ عرب کہتے ہیں۔ کافا رجل بین بعیرین پے در پے دو اونٹ ذبح کیے یہ اس وقت کہتے ہیں۔ جب ایک بعد متصل دوسرا اونٹ ذبح کیا جائے۔

اور شرح جامع الاصول میں ہے۔ کہ !مسنہ ہونے میں مساوات مراد ہے۔ یعنی بکریاں ایسی ہوں۔ جو قربانی میں کفایت کرسکیں یعنی ایک مسنہ اور دوسری غیر مسنہ نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ مکافتان کے معنی میں اختلاف ہے۔ 1

کوئی کہتا ہے۔ کہ قربانی کے جانور کے برابر 2

کوئی کہتا ہے ایک دوسرے کے برابر 3

کوئی کہتا ہے قربانی اور زکواۃ کے جانور کے برابر 4

کوئی کہتا ہے کہ ذبح ہونے میں برابر۔ یعنی ایک دوسرے کے متصل ذبح کی جایئں۔ 5

جب اس لفظ کا ایک معنی اور قربانی کے جانور کے برابر ہونا بھی ہے تو ایسے موقع پر احتیاج اسی میں ہے۔ کہ مسنہ اور دانت ذبح کرے۔ تاکہ۔ اختلاف سے نکل جائے۔ بلکہ احتیاط مناسب ہے کہ باقی شرائط کا بھی لحاظ رکھا جائے۔

میرا اپنا عمل اسی پر ہے۔ اور ایک سال سے کم کا جانور تو دنبہ کے سوا کسی صورت جائز ہی نہیں کیونکہ حدیث میں شاۃ کا حکم۔ بکریوں کی جنس میں چھوٹی عمر کے لئے ''عاق۔ عتود'' کا لفظ بولتے ہیں۔

جیسے انسان میں چھوٹی عمر کے لئے ''جارب 'ولدہ' صبیہ'' وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جب بلوغ کا زمانہ آجاتا ہے۔ تو صراۃ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اور ہمارے محاورے میں عورت کہتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح عربی محاورہ میں شاۃ کا لفظ ہے۔ اور بکری عموماً سال کے اندر بچہ جننے کے قابل نہیں ہوتی۔ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سال سے کم تو کسی صورت جائز ہی نہیں۔ اور قربانی کے جانور کے برابر ہو۔ یعنی مسنہ ہو۔ اور باقی شرائط قربانی کے جانور کے بھی پائے جایئں۔ تو یہ اسلم طریق ہے۔ اس میں کسی قسم کا شبہ اور تردد نہیں رہتا۔

حدیث میں ہے۔

دع ما یریبک الی مالا یریبک

(یعنی شک والے کام کو چھوڑ کر وہ کام کرو۔ جس میں شک نہ ہو۔ (تنظیم اہل حدیث لاہور جلد 13 ش 19

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 211

محدث فتویٰ